بیوی کے ذاتی مکان کی وجہ سے اس پر حج لازم ہوگا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا 40 گز کا ایک مکان ہے جوکہ میں نے اپنے میکے کی طرف سے ملنے والے سونے کو بیچ کر لیا ہے۔ اس مکان کو میں نے کرائے پر دیا ہوا ہے، جس کا کرایہ میں رکھتی ہوں، لیکن اس پر ہمارا گزر بسر موقوف نہیں، میں خود اپنے خاوند کے ساتھ ان کے گھر میں رہتی ہوں۔ پوچھنا یہ تھا کہ اس مکان کی وجہ سے مجھ پر حج فرض ہوگا یا نہیں؟ اس گھر کی مالیت تقریبا 25 لاکھ کے آس پاس بنتی ہے۔ نیز یہ بھی بتادیں کہ میرے شوہر کہتے ہیں: تم اپنا گھر بیچ کر مجھے دکان دلادو، میں کاروبار کروں گا، ایسی صورت میں مجھ پر گھر بیچ کر شوہر کو دکان دلانا لازم ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں جبکہ مکان کے کرائے پر آپ کا گزر بسر موقوف نہیں، ایسی صورت حال میں وہ مکان حاجت اصلیہ سے زائد شمار ہوگا، اور چونکہ اس کی مالیت تقریباً 25 لاکھ بنتی ہے جو بآسانی حج کے لئے آنے جانے، وہاں کھانے پینے، رہائش ودیگر ضروری اخراجات کے لئے کافی ہے، لہذا اس مکان کے سبب آپ پر دیگر شرائط کی موجودگی میں حج تو فرض ہوجائے گا، لیکن اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب آپ کے شوہر یا محرم اپنے خرچے پر آپ کے ہمراہ حج پر جانے کو تیار ہوں، اور اگر شوہر یا محرم اپنے خرچے پر جانے کو تیار نہیں ہوتے، تو ایسی صورت میں ادئیگیٔ حج کے واجب ہونے کے لئے آپ کا ان کے اخراجات پر قادر ہونا بھی شرط ہے۔ بالفرض اگر آپ پوری زندگی شوہر یا محرم کے حج کے اخراجات پہ قادر

نہیں ہو پاتیں، یا وہ بغیر اخراجات ساتھ جانے کو تیار نہیں ہوتے، تو آپ پر واجب ہے کہ انتقال سے پہلے اپنی طرف سے حج بدل کروانے کی وصیت کر جائیں، اگر نہیں کریں گی تو گنہگار ہو گی۔

رہا یہ کہ آپ پر اپنا مکان بیچ کر شوہر کو دکان دلانا ضروری ہے یا نہیں؟ تو شرعاً یہ ضروری نہیں کیونکہ جو چیزیں خالصۃً عورت کی ملک ہوں، ان میں شوہر کا حق نہیں ہوتا، ہاں عورت اپنی رضامندی سے دے دے تو اور بات ہے۔

کرائے پر دی ہوئی ایسی زمینیں جن کی آمدنی پر گزر بسر موقوف نہیں، فقہاء نے ایسی زمینوں کی وجہ سے حج کو لازم قرار دیا ہے،، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسے حاجت اصلیہ سے زائد شمار کیا گیا ہے، النتف فی الفتاوی جیسے متن کی حیثیت حاصل ہے، میں ہے: "صاحب الضيعة، وتكون قيمة الضيعة مثل الزاد والراحلة أو أكثر إلا أنه يحتاج إلى غلتها أو يحتاج عياله فليس عليه الحج- ولو أن غلة بعض الضيعة تكفيه و عياله وقيمة بعض الباقي يكفيه عن الزاد والراحلة فإن عليه أن يحج" زمیندار کہ جس کی زمین کی قیمت حج کے زادِ راہ اور سواری جتنی یا اس سے زائد ہو، لیکن اسے یا اس کے عیال کو اس کی آمدن کی ضرورت ہے، تو اس پر حج لازم نہیں ہے، اور اگر بعض زمین کی آمدنی اسے اور اس کے عیال کو کافی ہے، اور بقیہ زمین کی آمدنی زادِ راہ اور سواری کے لئے کافی ہے تو اس پر حج لازم ہو گا۔ (النتف فی الفتاوی، ص 131، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بحر العمیق میں ہے: "وفی القنیة له ارض وعقار وكرم يستغلها او حوانيت يستغلها ويكفيه وعياله فی السنة غلة بعضها، وفی قيمة بقية البعض الآخر وفاء بما يحج لزمه الحج" قنیہ میں ہے: کسی کی ملک میں زمین، عقار (غیر منقولی جائداد)، انگور کے باغ یا دکانیں ہوں، جن سے آمدنی ہوتی ہے اور بعض زمین کی آمدن اس کے اور اس کے عیال کے اخراجات کو کافی ہے، جبکہ بعض دوسری جائیداد کی قیمت حج کے اخراجات کے لئے کافی ہے، تو اس پر حج لازم ہے۔ (البحر العمیق، ج 01، ص 385، مؤسسۃ الریان)

خزانۃ المفتیین، فتاوی ہندیہ، تتارخانیہ اور قاضی خان میں ہے، واللفظ لقاضی خان: "وإن كان صاحب ضيعة إن كان له من الضياع ما لو باع مقدار ما يكفي الزاد والراحلة ذاهبا وجائيا ونفقة عياله، وأولاده

ويبقى له من الضيعة قدر ما يعيش بغلة الباقي يفترض عليه الحج، وإلا فلا" **زمیندار جس کی کچھ زمینیں ایسی ہوں کہ جنہیں اگر وہ بیچ دے تو اس کی قیمت حج کے زادِ راہ، آنے جانے کی سواری اور اس کے عیال و اولاد کے اخراجات کو کافی ہوگی، اور اس کے بعد بھی اس کی کچھ زمین ایسی رہ جائے گی، جس کی آمدنی سے وہ زندگی گزار سکتا ہے، تو اس پر حج فرض ہے، ورنہ نہیں۔** (الفتاوی الخانیۃ، ج 01، ص 250، مطبوعہ کوئٹہ)

حج کے وجوبِ ادا کی شرائط بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: **"عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اُس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھیا۔۔۔ محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے، لہٰذا اب یہ شرط ہے کہ اپنے اور اُس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو۔"** (ملتقطا من بہار شریعت، ج 01، ص 1045، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وجوب ادا کی شرائط مفقود رہیں، تو موت سے پہلے وصیت کرنا واجب ہے۔ ارشاد الساری میں ہے: "اذا وجد فيه شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الاداء فعليه الاحجاج فى الحال، او الايصاء فى المآل" **جب شرائط وجوب تو پائے جائیں لیکن شرائطِ ادا مفقود ہوں، تو اس پر فی الحال حج کرنا ورنہ بعد میں وصیت کرنا واجب ہے۔** (ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، ص 70، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

شرعاً عورت کی ملک میں شوہر کا حق نہیں، موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: "المرأة من أهل التصرف ولا حق لزوجها في مالها" **ترجمہ: عورت تصرف کی اہل ہے اور اس کے مال میں شوہر کا کوئی حق نہیں۔** (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، ج 17، ص 99، دار السلاسل – الکویت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0578

تاریخ اجراء: 29 ذوالقعدۃ 1446ھ / 27 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net